رمضان کا آخری جمعہ

مفتی تقی عثمانی

الحمد للہ نحمدہٗ و نستعینہٗ و نستغفرہٗ و نؤمِنُ بہٖ و نتوکّل علیہ و نعوذ باللّٰہِ من شرورِ أنفسنا و من سیّئاتِ أعمالنا مَن یھدہِ اللہ فلامُضِلَّ لہٗ وَ مَنْ یُضللہٗ فلا ھَادِیَ لہٗ وَ أشھد أن لاَّ اِلٰہ اِلاَّ اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و أشھد أنّ سیّدنا و سندنا و نَبِیّنَا و مولانَا محمّدًا عبدہٗ و رسولہٗ صلّی اللہ تعالٰی علیہ و علٰی آلہٖ و اَصْحَابِہٖ و بارک وسلَّمَ تسلیمًا کثیرًا

أمّا بعد!

بزرگانِ محترم اور برادرانِ عزیز!

آج رمضان المبارک کا آخری جمعہ ہے اور اس کی بھی چند گنی چُنی ساعتیں ہی باقی رہ گئی ہیں، آج کی مجلس میں اسی سے متعلق کچھ گزاشات کرنی ہیں۔

جمعۃ الوداع کے بارے میں ایک غلط فہمی کا ازالہ

برصغیر میں عام طور سے رمضان کے آخری جمعہ کو جمعۃ الوداع کہا جاتا ہے،یعنی رمضان کی رخصتی والا جمعہ ہے،اس کے بارے میں لوگوں میں بہت سی باتیں بھی مشہور ہو گئی ہیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ اس جمعہ کو جمعۃ الوداع کہنا میں نے برصغیر پاک وہند کے علاوہ کہیں اور نہیں سنا،اور لوگوں میں جو باتیں اس کے حوالے سے مشہور ہیں کہ اس دن کو عید کی طرح کا کوئی درجہ دیا جاتا ہے اور اس دن میں کوئی خاص عبادت کی جاتی ہے تو یہ باتیں بھی اس انداز میں درست نہیں ہیں،رسول اللہ ﷺ نے کبھی جمعۃ الوداع کا لفظ استعمال نہیں فرمایااور نہ ہی اس دن کے لئے کوئی خاص عبادت مقرر فرمائی اور حضراتِ صحابہ کرامؓ نے بھی اسی پر عمل فرمایا۔

البتہ اس دن کی اہمیت دوسرے دنوں کے مقابلے میں اس لحاظ سے یقیناً زیادہ ہے کہ یہ رمضان کے مہینہ میں آنے والا جمعہ ہے اور اس کے بعد اس سال رمضان میں کوئی اور جمعہ نہیں آئے گا، ویسے تو رمضان میں ہر جمعہ کا دن برکتوں والا ہوتا ہے لیکن اس دن کی یہ خصوصیت ہے کہ اس کے بعد آئندہ رمضان تک برکتوں والا جمعہ نصیب نہیں ہوگا، اس لحاظ سے اس کی اہمیت محسوس کرنی چاہئے اور جس قدر اس دن ہو سکے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہئے، اللہ جل جلالہ کی طرف رجوع کرنا چاہئے، لیکن اس عبادت میں بھی کسی خاص طریقہ کو متعین نہیں کرنا چاہئے۔ اب جب کہ رمضان رخصت ہو رہا ہے تو دو کام ایسے ہیں جس کا ہر مسلمان کو اہتمام کرنا چاہئے۔

عبادت کی توفیق ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں

ایک کام تو یہ کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے رمضان کا مہینہ عطا فرمایا اور روزہ رکھنے اور تراویح کی توفیق بھی عطا فرمائی، یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے ورنہ بہت سے گھرانے ایسے بھی ہیں کہ جن میں پتہ ہی نہیں چلتا کہ کب رمضان آیا اور کب گزر گیا، غفلت کے ساتھ پورا رمضان گزر جاتا ہے، نہ ہی روزوں کی توفیق ہوتی ہے اور نہ ہی تراویح کی، اور نہ ہی کسی خاص عبادت کی ، اس لئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں میں شامل کرنے کی بجائے ایسے لوگوں میں شامل کیا کہ جن کے گھر میں رمضان آتا ہے، اور کچھ نہ کچھ عبادات کی توفیق بھی ہو جاتی ہے۔

عبادت کی ناقدری نہ کریں، اللہ کا شکر ادا کریں

بعض لوگ انتہائی انکساری سے کام لیتے ہوئے رمضان میں کی ہوئی عبادات کے بارے میں حد سے گزر جاتے ہیں، اور اللہ کی طرف سے دی ہوئی توفیق کی ناقدری کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ بھئی ہم نے کیا عبادات کیں، یہ تو فاقے ہو گئے، یا ہم نے کیا نمازیں پڑھیں، یہ نمازیں نہ ہوئیں بلکہ یہ تو ہم نے ٹکریں مار لیں، یہ ناقدری ہے۔

کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے عبادات کی توفیق عطا فرمادی تو اس پر شکر ادا کرنا چاہئے، اس لئے کہ خواہ عبادت کیسی ہی کیوں نہ کی ہو لیکن سجدے میں پیشانی تو اسی رب کی بارگاہ میں جا کر ٹکی ہے ، سجدہ تو اسی ایک اللہ کے لئے ہوا ہے:

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے

ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

اور:

قبول ہو کہ نہ ہو پھر بھی ایک نعمت ہے

وہ سجدہ جس کو تیرے آستاں سے نسبت ہے

لہٰذا اس مہینے اللہ جل جلالہ کی طرف سے عبادت کی توفیق مل جائے تو اس کو معمولی تصور نہیں کرنا چاہئے، بلکہ اس توفیق پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس نے عبادات کی توفیق عطا فرمادی۔

اور یہ بات بھی اپنی جگہ ایک مسلّم حقیقت ہے کہ ان عبادات میں سے کوئی عبادت بھی ایسی نہیں ہے جس کو ہم نے پورے خشوع و خضوع اور آداب کے ساتھ اس انداز میں ادا کیا ہو جس طرح کہ اس کا حق تھا،اس لئے یہ سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق شاملِ حال تھی لیکن ہماری طرف سے کوتاہیاں اور غلطیاں بھی تھیں۔

عبادت میں کوتاہیوں پر اللہ سے استغفار کریں

اس لئے دوسرا کام یہ ہے کہ استغفار کریں کہ یا اللہ ! آپ نے اپنے فضل و کرم ہمیں عبادت کی توفیق عطا فرمادی تھی لیکن ہم سے اس میں کوتاہیاں ہوئیں اور ہم عبادات کو صحیح طریقہ سے ادا نہیں کر سکے اس لئے ہمیں معاف فرمادے۔

اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ بندہ جب بھی کوئی عمل کر کے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے استغفار کی بدولت اس کی غلطیوں کو معاف کر کے اس کو اپنی بارگاہ میں قبولیت کا مقام عطا فرمادیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے نیک مسلمانوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

{كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ}(الذاریات:۱۷)

یہ ایسے لوگ ہیں جو رات میں کم سوتے ہیں اور سحری کے وقت میں استغفار کرتے ہیں۔

رات کو کم سونے کا مطلب یہ ہے کہ رات کے اکثر حصہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں جس کی وجہ سے سونا کم ہوتا ہے، پھر صبح کو اُٹھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار کرتے ہیں۔

حضرت عائشہؓ نے دریافت کیا یارسول اللہ! یہ لوگ تو ساری رات عبادت میں گزارتے ہیں پھر صبح کے وقت استغفار کیوں کرتے ہیں؟ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے جواب میں فرمایا کہ رات میں کی جانے والی عبادت میں ان سے جو کوتاہیاں ہوئی ہیں اس کی وجہ سے استغفار کرتے ہیں، کہ یااللہ! ہم آپ کی توفیق سے آپ کی بارگاہ میں عبادت کے لئے کھڑے تو ہو گئے تھے، لیکن جس طرح عبادت کرنی چاہئے تھے اس طرح ہم کر نہیں پائے، اس لئے آپ کی بارگاہ میں استغفار کرتے ہیں۔

اسی طرح قرآن مجید میں نیک لوگوں کی صفات بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ}(آلِ عمران:۱۷)

اور صبح کے وقت میں استغفار کرنے والے ہیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں عبادت کا ایک ادب سکھایا گیاہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اگر عبادت کی توفیق مل جائے تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو لیکن ساتھ ہی اس عبادت میں ہونے والی کوتاہی پر اس کی

بارگاہ میں استغفار بھی کرو، ان دو کاموں کے کرنے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی ذات سے قوی اُمید ہے کہ اپنے بارگاہ میں اس عبادت کو قبول فرمالیں گے۔

رمضان کی ساعتوں کی قدر کریں

دوسری بات یہ کہ رمضان کا آخری وقت چل رہاہے، اس وقت کی قدر کرنی چاہئے، اس لئے جس کو اس مہینے میں عبادات اور دیگر طاعات میں لگنے کی توفیق نہیں ہوئی اس کے لئے ابھی بھی دورازہ کھلا ہوا ،رمضان ختم ہونے میں تقریباً ڈیڑھ دن باقی ہے اور ڈیڑھ دن تو بہت بڑی بات ہے، اگر اللہ تعالیٰ چاہیں تو ایک لمحے میں بھی کسی کی کایا پلٹ سکتی ہے، اس لئے جس کو موقع نہیں ملا وہ اس وقت کو غنیمت جان کر اس موقع سے فائدہ اٹھالے، اب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے دروازہ کھلا ہوا ہے، جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

{یٰٓاَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا تُوبُوا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَصُوحًا} (التحریم:۸)

اے ایمان والو! اللہ کے حضور خالص توبہ کرلو۔

سو مرتبہ بھی گناہ کرلو توبہ سے دُھل جاتے ہیں

اللہ تعالیٰ بڑے پیار سے فرمارہے ہیں کہ توبہ کرلو، اللہ تعالیٰ نے توبہ کا دروازہ اس وقت تک چوپٹ کھلا رکھا ہوا ہے جب تک نزع کی کیفیت طاری نہیں ہو جاتی، اس لئے جس وقت بھی کسی کو تنبہ ہو جائے تو اللہ کی طرف لوٹ کر اس کے حضور توبہ کرلے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ پیغام ہے کہ:

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ

گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ

این درگہِ ما درگہِ نومیدی نیست

صد بار اگر توبہ شکستی بادا

"واپس آجاؤ! واپس آجاؤ! جیسے بھی ہو میری طرف لوٹ آؤ، یہاں تک کہ اگر کافر و بت پرست بھی ہو پھر بھی میری طرف لوٹ آؤ، ہماری یہ درگاہ نااُمیدی والی درگاہ نہیں ہے، اگر سو مرتبہ بھی توبہ توڑ چکے ہو تو بھی

میرے پاس آجاؤ۔"

یہ ایک حدیث کا مضمون ہے، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

[مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ، وَاِنْ عَادَ مِائَۃَ مَرَّۃً]

جو شخص اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو گناہوں پر اصرار کرنے والوں میں شمار نہیں فرماتے، اگرچہ اس نے ایک گناہ سو مرتبہ کیا ہو۔

اس لئے جو شخص اللہ تعالیٰ سے رجوع کر کے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا رہے، اس کو گناہوں پر اصرار کرنے والوں میں شمار نہیں کیا جاتا، اس سے جب بھی گناہ ہوتا ہے تو اللہ کے حضور توبہ کرتا ہے کہ یا اللہ! شیطان کے بہکاوے میں آکر مجھ سے گناہ ہو گیا ہے، میں اس گناہ سے توبہ کرتا ہوں، مجھے معاف فرمادیجئے۔

گناہوں کی وجہ سے مایوس نہ ہوں

کیا اللہ تعالیٰ کی طرح کوئی کریم ایسا ہو گا کہ ایک شخص ایک جرم مسلسل کئے جارہا، لیکن اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ سو مرتبہ بھی کرلو لیکن میری طرف توبہ کر کے آجاؤ تو معاف کردوں گا، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ ایسی کریم بارگاہ ہے کہ اس میں مایوسی کا بھی گزر نہیں ہے، ارشاد فرماتے ہیں:

{يٰـعِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوْا عَلَٰى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ إِنَّ اللهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا } (الزمر: ۵۳)

اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے! تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، بے شک اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

کیا کوئی ذات ایسی کریم ہے؟ اسی طرح ارشاد فرمایا:

{مَا يَفْعَلُ اللهُ بِعَذَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ وَآمَنْتُمْ } (النساء: ۱۴۷)

اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم شکر گزار بنو اور ایمان لاؤ۔

لہٰذا جب ایسی کریم ذات پکار رہی ہے تو اس سے مایوس ہونا بڑی ناقدری کی بات ہے، لہٰذا رمضان کے جتنے لمحات باقی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے جس قدر بھی ہو سکے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رجوع کریں، کہ جو کچھ بھی ہو گیا سو ہو گیا لیکن آئندہ کے لئے توبہ کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی ذات سے اُمید ہے کہ رمضان میں جو بھی کوتاہیاں ہوئی ہوں گی ان کی تلافی ہو جائے گی۔

آخری عشرہ کی طاق راتوں میں رجوع الی اللہ کا خاص اہتمام کریں

خاص طور سے رمضان کے آخری عشرہ میں جو طاق راتیں آتی ہے، یہ راتیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اللہ سے عرض و نیاز کرنے کی ہیں، ان کو فضول مشاغل میں گزارنے سے حتی الامکان پرہیز کرنا چاہئے، بعض لوگ ان راتوں کو عید کی تیاری میں گزارتے ہیں، بازار کے چکر لگائے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی معصیت میں یہ راتیں گزر جاتی ہیں، بازار میں کہیں گانا بجانا ہے تو کہیں لڑائی جھگڑا ہے، یہ ناقدری ہے، اور اس کی مثال ایسے ہے جیسے اللہ تعالیٰ تو آسمان سے سونا برسا رہے ہیں اور بندہ کہتا ہے کہ مجھے یہ سونا نہیں چاہئے بلکہ زمین پر کنکر پڑے ہوئے ہیں میں ان کو لُوں گا۔

عید کی تیاری اپنی وسعت کے مطابق کریں

عید کے دن اچھالباس پہننا نبی کریم ﷺ کی سنت ہے، اچھالباس پہننے کا مطلب یہ ہے کہ اپنی وسعت اور استطاعت کے مطابق جو بھی لباس میسر آئے اسے پہن لیا جائے، لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ قرض لے کر، یا رشوت لے کر یا حرام کی آمدن کے ذریعہ اپنا اور اپنے بیوی بچوں کا لباس تیار کیا جائے، اس لئے اگر کوئی اپنی آمدن کے دائرہ میں رہ کر عید کے لئے جو بھی تیاری کر سکتا ہے، اس کی اس کو اجازت ہے، اور اللہ تعالیٰ اس میں ہی برکت اور نور عطا فرمائیں گے۔

کیونکہ حلال اگرچہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو اس میں برکت اور نور ہوتا ہے، لیکن حرام خواہ کتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو اس میں بے برکتی ہی رہتی ہے اور اس سے نحوست ہی آتی ہے، حرام کبھی مصیبتیں ساتھ لاتا ہے تو کبھی بیماریوں کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکر و استغفار کریں اور سابقہ زندگی سے توبہ کریں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ یا اللہ! باقی ماندہ زندگی اپنی مرضی کے مطابق گزارنے کی توفیق عطا فرمادے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہم سب کو اپنی مرضی والی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين